قربانی

کے

فضائل و احکام

مرتبہ

حضرت مولانا مفتی مجد القدوس خبیب رومی

مفتی مدرسہ عربی مظاہر علوم سہارنپور

شائع کردہ

مرکز فقہ حنفی

دارالافتاء، محلہ مفتی، شہر سہارنپور

09897657415

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل قربانی

حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون ولیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو تمہارا زیر حکم کر دیا تا کہ تم (اللہ کی راہ میں ان کی قربانی کر کے) اس بات پر اللہ کی بڑائی (بیان) کرو کہ اس نے تم کو (قربانی وغیرہ کی توفیق دی اور (اے محمد ﷺ) اخلاص (اختیار کرنے) والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

(سورۃ الحج، آیت نمبر ۳۷، بیان القرآن)

حدیث (۱): اللہ تعالیٰ کے سب سے آخری نبی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی آدم کا کوئی عمل بقرعید کے دن اللہ تعالیٰ کو (قربانی کا) خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں اور بے شک قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو جاتا ہے پس خوش کرو اس (قربانی) کے ساتھ اپنا دل۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث (۲): صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! قربانیاں کیا ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کی سنت ہے (خدا کی کتنی بڑی رحمت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا اور ہم ایک بکری وغیرہ کو ذبح کرتے ہیں مگر اسی پر ہم کو ان کا پیروکار قرار دیا گیا) عرض کیا پس ہمارے لئے ان میں کیا ہے، اے اللہ کے رسولؐ؟ ارشاد فرمایا کہ ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے عرض کیا (بھیڑ وغیرہ کے) اُون میں کیا ملتا ہے (اے اللہ کے رسولؐ) آپؐ نے فرمایا اُون میں بھی ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے۔ (احمد وابن ماجہ)

حدیث (۳): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے وسعت پائی قربانی کرنے کی (یعنی صاحب نصاب ہو اور) پھر بھی قربانی نہیں کی پس وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے (کس قدر دھمکی ہے قربانی نہ کرنے والے کے واسطے)

(عین ترغیب عن الحاکم مرفوعاً)

حدیث (۴): حضرت ابن عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ قربانی بقر عید سے دو دن بعد تک بھی جائز ہے۔ یعنی

۱۰،۱۱،۱۲ ذی الحجہ تک۔ (مؤطا امام مالکؒ)

حدیث (۵): حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔ (مؤطا امام مالکؒ)

حدیث (۶): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے قربانی کی دل کی خوشی کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کیلئے وہ قربانی اس کے واسطے (دوزخ کی) آگ سے آڑ ہوگی۔

(عین ترغیب عن کبیر الطبرانی)

حدیث (۷): آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا اے فاطمہؓ اپنی قربانی کی طرف اُٹھو پس اسکے پاس حاضر ہو کیونکہ تیرے لئے (اس کا عوض) یہ ہے کہ اس کے خون سے جو اول قطرہ ٹپکے اس کے بدلے تیرے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاویں (گے)۔

(عین ترغیب عن البزار)

تنبیہ: اگر وہاں کوئی غیر محرم نہ ہو تو عورت کو بھی قربانی کے پاس کھڑا ہونا مستحب ہے اور اگر وہاں غیر محرم ہو تو پھر پردہ ضروری ہے۔

(ماخوذ از خطبات الاحکام لجمعات العام بتغیر یسیر)

احکام قربانی

ہر مرد وعورت مسلمان مقیم جس کے پاس بقدر نصاب چاندی یا سونا یا اتنی ہی مالیت کا ضروری اسباب روزمرہ کی حاجت سے زائد ہو اس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے، اونٹ، بکرا، دنبہ، بھیڑ، گائے بھینس نر ہو یا مادہ سب درست ہے۔ گائے بھینس دو برس سے کم نہ ہو اور بکری ایک برس سے کم کی نہ ہو اور دنبہ چھ مہینہ کا بھی درست ہے جبکہ خوب فربہ اور سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ اونٹ، گائے بھینس میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں مگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو، قربانی کا جانور بے عیب ہو لنگڑا، اندھا، کانا اور بہت لاغر نہ ہو اور کوئی عضو تہائی سے زائد کٹا نہ ہو۔ خصّی (بدھیا) کی اور جس کے سینگ نکلے ہی نہ ہوں قربانی درست ہے اور پوپلی جس کے دانت نہ رہے ہوں اور بوچی جس کے پیدائشی کان نہ ہوں جائز نہیں۔ قربانی کا وقت دسویں تاریخ بعد نماز عید سے بارھویں کی غروب سے پہلے تک ہے اور گاؤں دیہات کے باشندوں کو جائز ہے کہ قبل نماز عید ذبح کر لیں اس کے بعد نماز کیلئے جائیں، اگر قربانی شرکت میں کریں تو محض اندازے سے گوشت تقسیم کرنا جائز نہیں۔ تول کر پورا پورا بانٹیں کسی طرف ذرا بھی کمی بیشی نہ ہو، ہاں جس

حصہ میں کلّے پائے بھی ہوں اس میں کمی چاہے جتنی ہو جائز ہے۔ بہتر ہے کہ کم سے کم تہائی گوشت خیرات کرے۔ قربانی کی کوئی چیز قصاب کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔ اسکی رسی جھول سب صدقہ کر دینا افضل ہے۔ کھال کا بیچنا اپنے خرچ میں لانے کیلئے درست نہیں، ہاں اگر قیمت خیرات کرنے کیلئے بیچے تو خیر، جانور کے ذبح کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ٥ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٥ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ٥ اور بسم الله الله اکبر کہہ کر ذبح کرے پھر ذبح کے بعد یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ ...... (اس جگہ جس کی طرف سے قربانی کی جائے اس کا نام لیا جائے) كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام

یہ دعا پڑھنا ایسا ضروری نہیں کہ اسکے بغیر قربانی ہی نہ ہو، جس کو یاد نہ ہو وہ بسم الله الله اکبر کہہ کر ذبح کرسکتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات الاحکام لجمعات العام بتغیر یسیر)